السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الاعتصام کی گزشتہ اشاعت میں آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ 'تعوذ، کے الفاظ 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ' مرفوع روایت سے ثابت نہیں۔ البتہ مرسل طریق سے ثابت ہیں۔

جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مثلاً ''بخاری و مسلم شریف'' میں واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اِستَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ، وَيَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔ فَقَالَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْقَالَهَا، لَذَهَبَ دَاعَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ' انتهى '

اس کے علاوہ ''سورۂ نحل'' کی آیت کریمہ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل: ۱۴) میں ارسال وغیرہ کا سوال نہیں۔ مزید برآں اگر یہ سوال ہو کہ ''صحیحین'' والے واقعہ اور قرآنی آیت میں نماز کا ذکر نہیں تو اس کا جواب امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَلَاشَكَّ اَنَّ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوعِيَةِ الْاِسْتِعَاذَةِ قَبْلَ الْقِرَائَةِ، وَهِيَ اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ خَارِجَ الصَّلٰوةِ، اَوْدَاخِلَهَا۔ ' (نيل الأوطار: ۲۰۵/۴ '

نیز مفسرین کرام، مثلاً حافظ ابن کثیر، الجامع لأحکام القرآن قرطبی، امام بغوی، خازن، درمنثور، وحیدی تفہیم القرآن، تفسیر عثمانی، ترجمہ و تفسیر مولانا عبد الستار دہلوی اور اگر امام شوکانی رحمہ اللہ کی تائید کو شامل کر لیا جائے تو 'تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ' یہ سب مفسرین 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ۔' کے قائل ہیں اور جو ''تعوذ'' آپ نے ''سنن'' وغیرہ سے تحریر فرمایا ہے۔ وہ بھی مسنون ہے۔ بہرحال اگر میری رائے میں کوئی غلطی ہو تو آپ اصلاح فرما دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

محترم مولانا عبد الواحد اظہر بعد از سلام گزارش ہے، کہ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے میرے فتویٰ پر نقد فرمایا: جزاکم ا خیراً۔ عرض ہے بلاشبہ ''تعوذ'' کے الفاظ 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ ، خارج نماز ثابت ہیں۔ جس طرح کہ ''صحیحین'' کے مذکورہ قصہ میں ''نص'' موجود ہے۔ اگر میں نے نفی عام کردی ہے تو مجھ سے ذھول ہوا ہے۔ ''سورۃ النحل'' کی آیت کریمہ میں وارد الفاظ کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ ''تعوذ'' کی جملہ شکلوں میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ یہاں صرف یہ مسئلہ زیرِ بحث ہے، کہ بطورِ نصِّ نبوی نماز میں کونسے کلماتِ تعوذ ثابت ہیں۔ جواب اس کا یہ ہے، کہ جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ہے:

'أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ، وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔ '

اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ' أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ، وَنَفْخِهٖ، وَنَفْثِهٖ۔ 'لیکن 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ' کلمات والی روایت مرسل حسن ہے۔ ملاحظہ ہو! (التلخیص الحبیر: ۲۳۰/۱)

اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے: اس کا مفہوم تو صرف یہ ہے، کہ قراءت سے قبل ''استعاذہ'' مشروع ہے،، بحالتِ نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اس کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ سبھی مشروعیت کے قائل ہیں۔ پھر ظاہر ہے، جملہ مفسرین کے اقوال بھی نصِّ شریعت کے تابع ہونے چاہئیں۔ علیحدہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ مزید کوئی ملاحظات ہوں تو مستفید فرمائیں۔ شکریہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 531

محدث فتویٰ